باب۔۹

نماز جمعہ

قرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۔

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو، اور خرید فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو، (الجمعہ:۹)۔

حدیث: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ ساتھ ہی مسواک بھی کر لے۔ اور ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ راوی: عمرو بن سلیم انصاریؓ۔ (صحیح بخاری: ۸۳۴)۔

حضورؐ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس نے غسل جنابت کیا اور مسجد کے لیے فوری نکل پڑا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ کی قربانی دی۔ پھر جوں جوں وہ تاخیر کر کے مسجد کے لیے نکلتا ہے گویا وہ اپنے ثواب میں کمی کرتا جاتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۸۳۵)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ادوار میں جمعہ کے دن اذان اس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں لوگوں کی کثرت کے خیال سے ایک اذان کا اضافہ کیا گیا۔ اور اس طرح کا پہلا اضافہ مدینہ کے ایک بازار "زورا" کی مسجد سے ہوا۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔ (صحیح بخاری: ۸۶۴، ۸۶۵)۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ اور عیدین کو) دو خطبے پڑھتے اور ان کے درمیان کچھ دیر بیٹھا کرتے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۸۸۰)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ نماز جمعہ میں آنے والوں کا نام لکھنے کے لیے فرشتے مسجد کے دروازے پر ہوتے ہیں اور سویرے پہنچنے والے زیادہ ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۸۸۱)۔

جمعہ کا خطاب ہو رہا تھا۔ اس دوران حاضرین میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ۔ حضورؐ نے فرمایا جب خطبہ ہو رہا ہو تو اس وقت خود تیرا یہ فعل بھی لغو ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ [یعنی جمعہ کا خطبہ خاموشی اور پوری توجہ سے سننا ضروری ہے۔۔۔ مرتب]۔ (صحیح بخاری: ۸۸۶)۔

ہم لوگ نبی مکرمؐ کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ملک شام سے اونٹوں کا ایک قافلہ غلہ لادے ہوئے چلا آیا۔ ہم میں سے بیشتر کی توجہ اس قافلے کی طرف ہوگئی اور آنحضرتؐ کے ساتھ صرف ۱۲ آدمی رہ گئے۔ جس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی، وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا،[یعنی جب لوگ کھیل یا تجارت کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں،(الجمعہ:۱۱)]۔راوی: جابرؓ۔(صحیح بخاری:۱۹۳۱)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱)جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے کیوں کہ اس نماز کا قرآن میں واضح حکم ہے،(۲) یہ ظہر کے اوقات میں ہے اور نماز ظہر کے چار فرض کی جگہ ہے،(۳)جمعہ کی نماز دوگانہ ہے اوراس کا خطبہ ظہر کے دوسرے دوگانہ کا بدل ہے،(۴)لہٰذا خطبہ جمعہ کی شرط ہے۔

واجب:

(۱)اس نماز کا پڑھنا ہر تندرست اور مقیم مرد پر واجب ہے، جب کہ عورت، غلام[یا ایسے ملازم جن کا اپنی ڈیوٹی پر حاضر رہنا ضروری ہو]، اور مریض و مسافر پر واجب نہیں، تاہم وہ پڑھنا چاہیں تو جائز ہے،(۲)اِس دن غسل کرنا واجب ہے(۳) جمعہ کی نماز شہر کی جامع مسجد میں اور باجماعت ہی ادا ہوسکتی ہے،(۴) نماز سے پہلے جمعہ کا خطبہ دینا،(۵)خطبے کا خاموشی سے سننا۔

سنت:

(۱)دو خطبے دینا،(۲)خطبوں کے درمیان فصل کے لیے بیٹھنا،(۳)نماز کے قیام میں قرآن کی قراءت بالجہر یعنی بلند آواز سے پڑھنا۔

مستحب:

(۱)اوّل وقت میں مسجد پہنچنا،(۲)نماز کو جانے سے پہلے خوشبو لگانا،(۳)خطیب کا حاضرین کی طرف اور حاضرین کا خطیب کی طرف منہ کرکے بیٹھنا،(۴)خطبے کے وقت حاضرین کا جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اس طرح بیٹھنا،(۵)ضرورتاً مکبر مقرر کرنا۔